ما شاء الله لا قوة الا بالله

نیل الامانی بنکاح ثانی

در مطبع نظامی واقع کانپور ۱۲۸۸ھ مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و نعت کے ظاہر ہو کہ ایمان وہ دولت ہی جسکے برابر کوئی دولت نہین اسی دولت پر دونون جہان کی سعادت موقوف ہی اور ہمکو یہ دولت ذات بابرکات حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سے حاصل ہوئی سو ہمپر پیروی حضرت کی فرض ہی اور بغیر اوس کے تکمیل ایمان حاصل ہونا ممکن نہین اور اصل ہم مسلمانون کی عرب ہی ہمارے باپ دادے اللہ پاک کی راہ مین جہاد کرنے کے لیے ہندوستان وغیرہ مین آئے پس عرب کی سکونت عرب کی نسبت عربی زبان عرب کے مسلمانون کی قدیم چال ہمارا فخر ہی اور وہ چال ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچا دیتی ہی سو ہمپر واجب ہی کہ عرب کے مسلمانون کی عادتین اور رسمین نچھوڑین اور عجم کی عادتون اور ہندؤنکی چال اور چلن کو اختیار نکرین خصوصاً جو رسمین ہمارے دین کے خلاف ہون اونکو جہانتک ہوسکے مٹا دین اور حضرت کے اصحاب اور سب اگلے بزرگ یہی نصیحتین کرتے رہے لیکن بعضی رسمین ابتک ایسی جاری ہین جنکے سبب ایمان کی دولت انکے ہاتھ سے جاتی ہی اور شیطان کے بہکانے اور کافرون کی صحبت سے اون کے چھوڑنے کو ننگ و عار جانتے ہین اور اپنے ہچشمون کے طعنون سے ڈر کر ہمیشہ کے عذاب کو قبول کرتے ہین ایک بد عادت ہندؤن کی یہ ہی کہ جس عورت کا خاوند مرجاوے اوسکو دوسرا نکاح نہین کرنے

ہوئے تھے اور یہ عادت عرب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے تھی آنحضرت نے زمانے مین حضرت کے بعد
پس مسلمانون کو چاہیے کہ ایسی باتون کے دل سے دشمن ہین اور برا جانین اور حضرت کی سنت اور عرب کی عادت کو
جاری کرین جسمین اللہ اور رسول خوش ہون سو وہ اس مسئلے کے بیان مین ایک چھوٹا رسالہ حضرت شاہ عبد العزیز
صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فارسی زبان مین مشہور ہی اوسمین برائی اس رسم بد کی قرآن و حدیث کے
موافق خوب لکھی ہی لیکن فارسی ہونے سے مضمون اوسکا ہر ایک کی سمجھ مین نہین آسکتا اسواسطے ترجمہ اوسکا
اردو زبان مین بادنی تغیر حسب محاورہ حال کیا جاتا ہی اللہ اسکو قبول فرماوے اور ہمکو اور مسلمانونکو توفیق پیروی
سنت نبوی کی بخشے اور خلاف سنت سے ہمیشہ بچاوے اور اس ترجمے کا نام سبل الامانی بالنکاح الثانی رکھا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد جسطرح ہجرت اور زکوٰۃ اور حج
ایسے حکمون کے ماننے سے مومن اور منافق جدا جدا ہو جاتے ہین اسیطرح اون حکمون کی برتاوے سے
جو زمانے کی راہ و رسم کے خلاف ہوتے ہین مومن اور منافقونکا فرق خوب کھل جاتا ہی سو جو خالص ایمان والا
ہوتا ہی وہ اپنے قریبون اور ہمچشمون کی خوشی پر اللہ تعالیٰ کی خوشی کو غالب کرتا ہی اور اوسکی فرمان برداری کے
آگے خلاوقات کی عادت آنکھ اوٹھا کر نہین دیکھتا اور اوسکے حکم کو جو مخالف ہو رسم کے دل اور جان سے
مان لیتا ہی اور جو منافق بد باطن ہوتا ہی وہ اپنے ہمچشمون کی خوشی اور اپنے پیشواؤن کی پیروی کو اللہ
پاک کے حکم کی رعایت پر غالب جانتا ہی اور اوسکے خیال مین ہمچشمون کے طعنے خدا کی نافرمانی سے
زیادہ دشوار اور ناگوار معلوم ہوتے ہین اسلیے دونون جہان کی روسیاہی جو حق تعالیٰ کی نافرمانی
اور اوسکے حکم کے نہ ماننے سے حاصل ہوتی ہی اپنے لیے پسند کرتا ہی اور باپ دادون کے برے چال
و چلن کے طوق سے اپنی گردن نہین نکالتا اور قوم کی عار سے بھاگ کر دوزخ کی آگ مین جا پڑتا ہی اور
یہ ایک گول بات ہی جب تک کھول کر اسکی مثال نہ کہی جاوے خیال مین نہین آسکتی اس لیے ان جلسے
منافقون کی بعضی وہ بدرسمین بیان ہوتی ہین جنکے قایم رکھنے سے وہ شرع شریف کا مقابلہ کرتے
ہین یعنی اون بدرسمون مخالف شرع مین سے جو ہندون مین مشہور ہین اور بعضے نادان مسلمانون نے

جو اون سے سے چلے رہتے ہین سیکھ کر اپنے اوپر لازم کر لین ہین ایک بیوہ عورتونکا دوسرے نکاح سے
روکنا دوسرے طلاق کو عیب جاننا اور اہانت اوس بیوہ کی جسنے دوسرا نکاح کیا ہو اور طلاق والی
عورتون کو حقیر سمجھنا اور منع کرنا جیسا کہ خلاف شرع شریف ہی ویساہی سب مسلمانون کی رسم کے بھی
خلاف ہی اس لیے کہ مسلمانونکا مجمع ملک عرب اور روم اور توران اور سیستان ہی اور اون ملکون مین
ان باتونکا عیب کبھی نہین تھا اور نہ ہی اکثر بیوقوف مسلمان ہندوستان کے جو آپ کو اشراف کہتے
ہین صحابہ کبار اور ائمہ اطہار سے جو ملک عرب کے سردار ہین اپنا نسب ملجانے کو فخر جانتے ہین او ظاہر ہی
کہ بیوہ عورتونکا دوسرا نکاح اور ضرورت کے وقت نکاح والیون کو طلاق دینا سو یہ اونمین بخوبی جاری
تھا نادان ان رسمون کے برا جاننے سے گویا اپنے بزرگون پر جنسے اونکو شرافت ملی ہی طعن کرتے ہین
اور اونکی رسمون کو عار جانتے ہین تو اونکو چاہیے کہ اپنے آپ کو شیخ سیدون کے گروہ مین نگنا وین بلکہ
راجپوتون اور رانگھڑون اور کافر فاجرون کے گروہ مین داخل کرین تو یہ باتین جو اونکے خیال مین عار
اور ننگ ناموس کی ہین اونکے دل پر سے اوٹھ جاوین ہر چند کہ شہرہ بیوہ عورتون کے نکاح کی رسم کا
عرب مین ایسا ہی کہ جسکے بیان کی حاجت نہین مگر مثال کے لیے نام چند بیوہ عورتون اور طلاق والیون کے
جنکو نکاح ثانی کرنے کا اتفاق ہوا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانے مین لکھے جاتے ہین
حالانکہ یہ بیبیان رئیس اور اشراف بلکہ شرافت و نجابت کے افتخار کا سبب ہین افضل اور اولی اون سب مین
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بیٹیان اور بیبیان ہین سو حضرت کی بیٹیون مین ایک تو حضرت
رقیہ ہین کہ پہلا شوہر اونکا عتبہ ابی لہب کا بیٹا تھا اور دوسرے خاوند اونکے حضرت عثمان تھے اور دوسری
بیٹی حضرت کی ام کلثوم ہین کہ جنکا پہلا خاوند عتیبہ ابی لہب کا بیٹا تھا اور دوسرے خاوند اونکے حضرت
عثمان اور حضرت فاطمہ کی بیٹی ام کلثوم کے چار نکاح ہوئے اول حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے پھر
جعفر طیار کے تینون بیٹون سے جو عون اور محمد اور عبد اللہ تھے ایک کے بعد ایک سے نکاح ہوتا گیا
اور سوا حضرت عایشہؓ کے حضرت کی سب بیبیون کے حضرت کے نکاح سے پہلے کئی کئی نکاح ہوئے
تھے جیسے حضرت خدیجہ حضرت فاطمہ کی ماں کہ سب بیبیون مین افضل ہین انکے تین نکاح ہوئے

ف پہلا نکاح ابی ہالہ بن زرارہ تیمی سے اوس سے دو بیٹے ہوئے ایک کا نام ہالہ دوسرے کا نام
ہند پھر عتیق ابن خالد مخزومی سے اوس سے ایک ہندہ نام لڑکی پیدا ہوئی بعد اوسکے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کے نکاح مین آئین اوس وقت حضرت پچیس ۲۵ برس کے تھے اور حضرت خدیجہ چالیس ۴۰ برس کی
تھین آپ سے پہلے حضرت نے کسی عورت سے نکاح نکیا تھا اور اسی طرح حضرت حفصہ اور حضرت زینب
اور حضرت میمونہ اور حضرت ام سلمہ اور حضرت سودہ اور حضرت جویریہ اور حضرت ام حبیبہ اور حضرت صفیہ
کے کسی کے دو اور کسی کے تین نکاح ہوئے اور اہل بیت مین سے حضرت امامہ جو نواسی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہین پہلا نکاح انکا حضرت علی سے اور دوسرا مغیرہ بن نوفل سے ہوا منقول
ہی کہ حضرت علی نے وصیت فرمائی کہ میری بی بی امامہ اگر نکاح کا ارادہ کرے تو اوسکا نکاح مغیرہ ابن نوفل سے
کردین سو حضرت امام حسن نے خود نکاح امامہ کا مغیرہ سے موافق حضرت علی کی وصیت کے کردیا اور
عرب کے گھرانے نجابت و شرافت کی جو تھیں اونمین سے ایک ام رومان حضرت ابوبکر صدیق کی بی بی اور حضرت
عائشہ کی ماں ہین انکا پہلا نکاح عبداللہ بن سخبرہ سے ہوا اور دوسرا نکاح حضرت صدیق سے اور اسماء
بنت عمیس حضرت صدیق کی بی بی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی حضرت میمونہ کی بہن کا پہلا نکاح جعفر
بن ابی طالب سے ہوا اور دوسرا حضرت علی مرتضی سے رضی اللہ عنہم اون سب سے سو یہ گروہ
اہل ہند وغیرہ آپ کو اشراف جانتے ہین اور ہندوستان کے چند کافرون کی خاطر سے اپنے باپ دادونکو
طعنہ دیتے اور ملامت کرتے ہین اور دوسرا نکاح بیوہ عورتون اور طلاق والیون کا ننگ و عار گنتے ہین حقیقت
مین اون ہی کے پیشواؤن کو بے حمیت اور بے غیرت جانتے ہین جنسے بیخ و بنیاد شرافت اور نجابت
کی مضبوط ہوئی ہی اور یہ رسم بد قرآن شریف کی کئی آیتون کے خلاف ہی منجملہ اوسکے سات آیتین لکھی
جاتی ہین پہلی آیت یہ ہی قال اللہ تبارک وتعالی وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ
فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ ۗ
ذَٰلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۗ ذَٰلِكُمْ أَزْكَىٰ لَكُمْ
وَأَطْهَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ فرمایا اللہ بابرکت اور برتر نے اور جب

طلاق دی تمنے عورتون کو پھر وہ پہونچ چکین اپنی عدت تک تو اب نہ روکو اونکو کہ نکاح کرلین اپنے خاوندون سے
جب راضی ہوجاوین موافق دستور کے یہ نصیحت ملتی ہی اوسکو جو کوئی تم مین اللہ پر یقین رکھتا ہی اور
پچھلے دن پر اسی مین سنوار زیادہ ہی تمکو اور ستھرائی اور اللہ جانتا ہی اور تم نہین جانتے **ف**
یہ آیت بیبقول کے چودھوین رکوع مین ہی مترجم کہتا ہی اس آیت کا مطلب یہ ہی کہ جب کوئی اپنی عورتکو
طلاق دے تو وہ عورت تین حیض یا تین مہینے تک جسکو شرع مین عدت کہتے ہین دوسرا نکاح نکرے
بعد اوسکے عورت کو دوسرے نکاح کرنے کا اختیار ہی اس آیت مین اللہ پاک نے پہلے تو طلاق کا ذکر
ایسا فرمایا جو قباحت اور عیب سے پاک ہی پھر کئی وجہ سے دوسرے نکاح کی رغبت دلائی پہلے مردونکو
تاکید فرمائی کہ بیوہ عورتون کو نکاح سے نہ روکین دوسرے فرمایا کہ یہ حکم اوسکے لیے ہی جو اللہ پر اور
آخرت پر یقین رکھتا ہی اس سے معلوم ہوا کہ جو اس حکم کو نہ مانے اور اوسپر عمل نکرے بلکہ اوسکو ننگ و عار
سمجھے وہ شخص منافق ہی تیسرے نکاح ثانی کو فرمایا یہ بہت سنوارنے والا ہی تمکو اور پاک کرنے والا اس لیے
کہ اللہ پاک نے جیسے ہر نیک اور بد متقی اور فاسق مومن اور منافق مین کھانے پینے سونے بیٹھنے کی
رغبت رکھی ہی اور ہر نیک و بد بشریت سے کھانے پینے پر جھکتا ہی خصوصًا جب بھوکا پیاسا ہو اور روٹی
پانی اوسکے آگے لیے پھرین پھر تو دل سے اوس شخص کو رغبت ہوگی اور وہ اوسپر جھکیگا گو بالفعل وہ
روٹی نہ کھا سکے لیکن اوسوقت اوسکے دل مین اوس روٹی پانی کا مزا بھر جاتا ہی اسیطرح اللہ پاک نے
ہر نیک و بد عورت اور مرد مین خواہش ایک دوسرے کی پیدا کی ہی تو بشریت کے تقاضے سے ہر مرد عورت پر
جھکتا ہی اور ہر عورت مرد کی خواہش رکھتی ہی پس جو ان بیوہ عورت کو ضرور مرد کی خواہش ہوگی پھر اوس سے
حرام برا کام صادر ہوگا یا وہ چھیڑ چھاڑ ہوگی جو حرام کرنے کی ابتدا ہی اور ادنی اوسکی آنکھ سے لگاوٹ
کرنا ہی اور شہوت انگیز باتین کہنا سننا اور اگر وہ عورت بڑی پارسا ہی اور اپنی جان پر زور رکھتی ہی جب بھی
خواہش کی باتین اوسکے خیال مین بھری رہینگی گو اپنی پاک دامنی سے ظاہر نکرے اور پاکی اس
نجاست سے بغیر نکاح کے نہین ہو سکتی اسیواسطے اللہ تعالی نے عورتون کے نکاح ثانی کا حکم دیا ہی
اور یہ فرمایا کہ دوسرا نکاح تمکو پاک کرتا ہی غرض اول نکاح نکرنے مین جتنے فسادونکا اندیشہ تھا یعنی جو کوئی

اپنی بیٹی یا بہن کا اول نکاح نکرے اوسپر طعن اور ملامت کرتے ہین اونتے ہی فساد بلکہ زیادہ اوس سے
دوسرے نکاح کے منع کرنے مین ہین اسلیے کہ کواری کو جو مرد کے ملنے سے واقف نہین اتنی خواہش
مرد کی طرف نہین ہوتی جتنی بیوہ عورت کو ہوتی ہی چوتھے اسد پاک نے اس آیت کے اخیر مین فرمایا
اسد جانتا ہی اور تم نہین جانتے یعنی فائدے اور نفعے اس نکاح ثانی مین بیشمار ہین کہ اسد ہی اوسے
جانتا ہی اور تم نہین جانتے پس جو کوئی اس حکم کو نمانے اور اوسکو عار جانے وہ گویا اپنے علم کی زیادتی
کا دعوی اسد کے علم پر کرتا ہی دوسری آیت یہ ہی قال اللہ تبارک وتعالی فَاِنْ طَلَّقَهَا
فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فرمایا اسد پاک نے پھر اگر اوسکو طلاق دے تو اب اوسکو
حلال نہین وہ عورت اوسکے بعد جب تک نکاح نکرے کسی خاوند سے اوسکے سوا **ف** یہ آیت
سیقول کے تیرھوین رکوع مین ہی مترجم کہتا ہی حاصل اس آیت کا یہ ہی کہ جب مرد نے اپنی عورت کو تیری
طلاق دی تو وہ عورت اوس مرد کے حق مین حلال نہین مگر جب دوسرے مرد سے نکاح کرے اور وہ
مرد پھر اوس عورت کو طلاق دے تو وہ عورت اس صورت مین پہلے خاوند کو نکاح سے حلال ہوتی ہی
سو اس آیت سے بھی معلوم ہوا کہ طلاق اور دوسرا نکاح کرنا عورتون کو حلال ہی اگر حلال نہوتا تو اسد پاک اس
مقام مین ذکر نفرماتا تیسری آیت یہ ہی قال اللہ تبارک وتعالی اَلَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ
اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ فرمایا اسد
پاک نے اور جو لوگ مرجاوین تم مین اور چھوڑ جاوین عورتین وہ انتظار دیوین جانون اپنی کو چار مہینے
اور دس دن پھر جب پہونچ چکین اپنی عدت کو تو تمپر گناہ نہین جو وے اپنے حق مین کرین موافق
دستور کے اور اسد کو تمہارے کام کی خبر ہی **ف** یہ آیت سیقول کے چودھوین رکوع مین ہی مترجم
کہتا ہی جب کوئی شخص مرجاوے اوسکی عورت کو چاہیے کہ چار مہینے دس دن تک دوسرا نکاح نکرے
اور اس مدت کے گذرنے کے بعد اگر شرع کے موافق دوسرا نکاح کرے تو میت کے کسی وارث کو
اور عورت کے کسی والی کو عورت کو دوسرے نکاح سے منع کرنا نہین پہونچتا سو اس آیت مین بھی

دوسرے نکاح کا حلال ہونا فرمایا چوتھی آیت یہ ہی قال اللہ تبارک و تعالیٰ وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا وَّصِیَّۃً لِّاَزْوَاجِھِمْ مَّتَاعًا اِلَی الْحَوْلِ غَیْرَ اِخْرَاجٍ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْ مَا فَعَلْنَ فِیْٓ اَنْفُسِھِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ فرمایا اللہ پاک نے اور جو لوگ تم مین مرجاوین اور چھوڑ جاوین عورتین وصیت کردین اپنے عورتون کے واسطے خرچ دینا ایک برس تک نہ نکال دینا پھر اگر نکل جاوین تو گناہ نہین تمپر جو کچھ کرین وہ اپنے حق مین دستور کی بات اور اللہ زبردست ہی حکمت والا **ف** یہ آیت سیقول کے پندرھوین رکوع مین ہی مترجم کہتا ہی کہ ابتدائے اسلام مین یہی حکم تھا کہ میت کو چاہیے کہ مرتے وقت اپنی بی بی کے حق مین وصیت کرے کہ ایک برس تک اوسکی خبرگیری کرین اور اوسکو میت کے مکان سے نہ نکالین اور جو وہ عورت اپنی رضا اور رغبت سے ایک برس کے اندر نکل کھڑی ہوا ور دوسرا نکاح شریعت کے موافق کرے تو کسی کو میت کے وارثون مین سے ممانعت نہین پہونچتی لیکن یہ حکم اب منسوخ ہو گیا اب ایک برس کی جگہہ چار مہینے دس روز ٹھہرے اس آیت مین بھی دوسرے نکاح کا حلال ہو جانا سب بیوہ عورتون کے لیے بیان کیا پانچوین آیت یہ ہی قال اللہ تبارک و تعالیٰ وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَآئِکُمْ اِنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِھِمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ○ فرمایا اللہ پاک نے اور بیاہ دو رانڈون کو اپنے اندر اور جو نیک ہون تمہارے غلام اور لونڈیان اگر وے مفلس ہونگے اللہ اونکو غنی کریگا اپنے فضل سے اور اللہ سمائی والا ہی جانتا **ف** یہ آیت سورۂ نور کے پانچوین رکوع مین ہی مترجم کہتا ہی اس آیت کا مطلب یہ ہی کہ اللہ پاک نے بیوہ عورتون کے والیون کو حکم فرمایا کہ انکا نکاح کر دین سو اس آیت مین بھی دوسرے نکاح کا حلال ہونا بیان ہوا بلکہ کئی وجہ سے دوسرے نکاح کر دینے کی رغبت دلائی پہلے یہ کہ اَنْکِحُوا فرمایا صیغہ امر کا جو واجب ہونے کے لیے آتا ہی اس سے دوسرے نکاح کر دینے کی بہت بڑی تاکید پائی گئی دوسرے یہ فرمایا ہی جو مفلس ہونگے اللہ اونکو غنی کر دیگا اس سے خوبی اس کام کی ظاہر ہوئی کہ اسکی برکت سے محتاجی دور ہوتی ہی حاصل

یہ ہی کہ اگر تم محتاجی کے سبب سے دوسرا نکاح بیوہ عورتون کا نہین کر دیتے ہو تو اس سے مت ڈرو
بلکہ خدا پر بھروسا کرکے جلد دوسرا نکاح کر دو تیسرے فرمایا کہ غنی کر دیگا اونکو اللہ اپنے فضل سے اس سے
ثابت ہوا کہ عنایت خاص پروردگار کی بیوہ عورتون پر اونکے دوسرے نکاح کرنے سے متوجہ ہوتی
ہے چوتھی آیت یہ ہے قال اللہ تبارک وتعالی فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا
يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ
اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ○ فرمایا اللہ پاک نے پھر جب زید تمام کر چکا اوس عورت سے اپنی غرض ہمنے
وہ تیرے نکاح مین دی تا نرہے سب مسلمانون کو گناہ نکاح کر لینا جوروؤن سے لے پالکون کی جب
وے تمام کرین اونسے اپنی غرض اور ہے اللہ کا حکم کرنا یعنی جاری **ف** یہ آیت سورہ احزاب کے
چھٹے رکوع مین ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص زید نام کو اپنا لے پالک
بیٹا کیا تھا اور نکاح حضرت زینب کا جو حضرت کی پھوپھی کی بیٹی تھین اوسنے کر دیا تھا سو زید اور
زینب کی موافقت آپسمین نہ ہوئی زید نے زینب کو طلاق دی اور پہلے عرب مین یہ رسم جاری تھے
کہ لے پالکونکو سب حکمون مین حقیقی بیٹونکی طرح جانتے اور اونکی جوروونکو اپنے لیے حرام سمجھتے اس لیے
حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زینب کو اپنے نکاح مین نہ لاتے تھے اوسپر اللہ پاک نے یہ آیت بھیجی
خلاصہ اسکا یہ ہے کہ جسوقت زید نے زینب کو طلاق دی اللہ تعالی نے خود زینب کا نکاح حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے کر دیا اس سے رسم غلط عرب مین سے اوٹھ گئی اور سنت نکاح ثانی سب مسلمانون مین
قیامت تک باقی رہی سو جو کوئی اس حکم کو نمانے اور چاہے کہ یہ سنت جہان سے مٹ جاوے خواہ
اسطرح سے کہ خصوص لے پالک کی بی بی سے اپنا نکاح کرنا عار اور ننگ سمجھے یا دوسرا نکاح کرنا کل بیوہ
عورتون کا عیب جانے وہ شخص کافر ہے قال اللہ تبارک وتعالی وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ
مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى
وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ○ فرمایا اللہ پاک نے جو کوئی مخالفت کرے رسول
سے جب کھل چکی اوسپر راہ کی بات اور چلے سب مسلمانون کی راہ سے الگ ہم اوسکو حوالے کرین

وہی طرف جو اوسنے پکڑی اور ڈالین اوسکو دوزخ مین اور بری جگہہ پونچا **ف** یہ آیت سورۂ نسا کے سولھوین رکوع مین ہی ساتوین آیت یہ ہی قال اللہ تبارک وتعالی عَسٰی رَبُّہٗٓ اِنْ طَلَّقَکُنَّ اَنْ یُّبْدِلَہٗٓ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْکُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَیِّبٰتٍ وَّاَبْکَارًا ۝ فرمایا اسد پاک نے ابھی اگر نبی چھوڑدے تم سب کو اوسکا رب بدلے مین دے اوسکو عورتین تم سے بہتر یقین رکھتیان نماز مین کھڑی ہوتیان توبہ کرتیان بندگی بجالاتیان روزہ داریاں بیاہیان اور کواریان **ف** یہ آیت سورۂ تحریم کے پہلے رکوع مین ہی مترجم کہتا ہی کہ حضرت پیغمبر صلی اسد علیہ وآلہ وسلم اور حضرت کی بی بیون مین کسی بات پر کچھ گفتگو ہوئی تھی او حضرت اپنی بیبیون سے رنجیدہ ہوئے تھے اسد پاک نے حضرت کی بیبیون پر چشم نمائی فرماکر یہ آیت اوتاری کہ اگر تم ہمارے پیغمبر کی اچھی اطاعت نہ کروگی اسد تعالی تمہارے بدلے مین اوسکو تم سے بہتر بیبیان عنایت کریگا جن مین وہ صفتین ہونگی جو بیان ہوئین اور اونکی سب صفتون مین یہ صفت فرمائی کہ وہ بیاہیان ہون اور ظاہر ہی کہ بیاہیتیان نہین ہوسکتین جب تک اونکا دوسرا نکاح حلال نہو پس اس آیت سے بھی دوسرے نکاح کا حلال ہونا ثابت ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ صفتین جو اسد کے نزدیک اچھی ہین بیوہ مین بھی پائی جاتی ہین جیسے کواری مین اور عزت اور شان مین اسد پاک کے نزدیک کواری اور بیاہی برابر ہین بلکہ اس آیت شریف سے بیاہیون کی عزت وفضیلت زیادہ ثابت ہوتی ہی کواریون پر اس دلیل سے کہ اسد تعالی نے پہلے بیاہیونکو فرمایا پیچھے کواریونکو باوجودیکہ درجہ کواریون کا بیاہیون سے پہلے ہی جیسا کہ سورۂ احزاب مین ہمارے حضرت کو اول فرمایا اور نوح اور ابراہیم اور موسی اور عیسی علیہم الصلوۃ والسلام کو پیچھے باوجودیکہ زمانہ ہمارے حضرت کا ترتیب مین ان سب پیچھے ہی قال اللہ تعالی وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَھُمْ وَمِنْکَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰھِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ اور جب لیا ہمنے نبیون سے اون کا اقرار اور تجھسے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسی سے اور عیسی سے جو بیٹا مریم کا پس حضرت کو جو پہلے فرمایا اس سے فضیلت ہوئی ان چارون نبیون پر جنکو پیچھے فرمایا پس بیوہ عورتونکو دوسرے نکاح کرنے سے ذلیل جاننا قرآن کی آیتونکو جھٹلانا ہی **ف** اور قرآن شریف کی

ایک آیت کا بھی جھٹلانا با اتفاق کفر ہی بیوہ عورتون کو دوسرے نکاح سے روکنا جسکا ہندوستان
کے کافرون مین رواج ہی اور نادان مسلمانون نے انسے سیکھا ہی قرآن کی آیتون کے صریح خلاف ہی
دوسری وجہ یہ ہی کہ رسم مذکور صحیح حدیثون کے بھی مخالف ہی سو یہ حدیثین بے شمار ہین مگر دو ایک اونمین سے
یہان لکھی جاتی ہین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم یا علیُّ ثَلٰثٌ
لَا تُؤَخِّرْهُنَّ اَلْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالصَّلٰوةُ اِذَا جَآءَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدَتْ
لَهَا كُفُوًا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ای علی تین چیزین ہین کہ تو دیر نکیجیو اونمین جب
جنازہ آوے اوسکی نماز مین دیر نکیجیو اور جب نماز کا وقت آجاوے اوسکے ادا کرنے مین دیر نکیجیو
اور بیوہ عورت کے نکاح کر دینے مین دیر نکیجیو جب پاوے تو مرد اوسکے نکاح کے قابل تیسری وجہ
اس رسم کے مخالف ہونے کی شرع شریف سے یہ ہی کہ اس رسم کو اختیار کرنا بے ادبی اور گستاخی
کرنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین اسکا بیان یہ ہی کہ اللہ تعالی اپنے بعض مقبول بندے کو
اپنے بعض حکمون سے خاص کرتا ہی اور اس خصوصیت سے اوسکو تمام جہان کے بندون پر ممتاز
کرتا ہی پس جو کوئی اللہ کے اون خاص حکمون مین اپنا دخل دیوے اور وہ حکم خاص اپنی ذات پر برتنا
اختیار کرے بے شبہہ وہ شخص بے ادب ٹھہریگا مثلا اللہ پاک نے خاص اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو
چند حکمون سے خصوصیت بخشی اون سب مین سے ایک یہ ہی کہ سارے مسلمانون کے واسطے چار نکاح
تک جائز رکھے اور چار سے زائد کو حرام کیا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے کچھ حد معین نہ فرمائی
بلکہ حضرت کی مرضی پر چھوڑا کہ جتنے نکاح اونکا دل چاہے اتنے کر لین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے
يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ اللّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ
يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمّٰتِكَ وَبَنَاتِ
خَالِكَ وَبَنَاتِ خٰلٰتِكَ اللّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ای نبی ہمنے حلال رکھین تجھکو تیری عورتین
جنکا مہر تو دے چکا اور جو مال ہو تیرے ہاتھہ کا جو ہاتھہ لگا دی تجھکو اللہ اور تیرے چچا کی بیٹیان
اور پھوپیون کی بیٹیان اور تیرے ماموں کی بیٹیان اور خالاؤن کی بیٹیان جنھون نے وطن چھوڑا

پیغمبر کے ساتھ سو جو کوئی اپنے واسطے چار نکاحون سے زیادہ جائز رکھے وہ بے شبہ کافر ہووے اور
بے ادبی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب مین کرے گویا در پردہ پیغمبری کا دعوی کرتا ہی اور حضرت سے
برابری چاہتا ہی اور منجملہ اونکے یہ ہی کہ اللہ نے سب مسلمانون کے حق مین فرمایا کہ انکا نکاح بغیر مہر کے نہووے
اور اپنے پیغمبر کے واسطے یہ خصوصیت فرمائی کہ انکا نکاح بغیر مہر بھی ہووے اسطرح پر کہ جو عورت اپنی ذات کو
اوس جناب کے واسطے بخشے حضرت کو جائز ہی کہ اوس عورت کو اپنی صحبت مین قبول فرمائین اور اسبات مین
حضرت کے ذمے پر کچھ نہین لازم ہوتا قال اللہ تعالی وَامْرَأَةً مُّؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا
لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اور جو کوئی عورت ہو مسلمان بخشے اپنی جان نبی کو اگر نبی چاہے کہ اوسکو نکاح مین لے تو یہ خاص تجھین کو ہی
سب مسلمانون کے سوا پس جو کوئی شخص عورت بے مہر کو اپنی ذات بخشنے سے یہ سمجھے کہ وہ مجھے حلال ہی
تو گویا وہ دعوی نبوت کا رکھتا ہی اور منجملہ اونکے یہ ہی کہ جس مسلمان کے نکاح مین دو عورتین یا دو سے
زیادہ ہون اوسکے ذمے پر واجب ہی کہ اون عورتون مین عدل رکھے یعنی دینے مین اور رات کے رہنے مین
سب عورتون کو برابر رکھے اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ حکم واجب نہ تھا بلکہ حضرت کو اللہ نے
اختیار دیا تھا کہ جس بی بی پاس چاہین رات گذارین اور جس بی بی کو چاہین زیادہ دیوین اور جس بی بی کو چاہین کم دیوین
قال اللہ تعالی تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ
عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ پیچھے رکھدے تو جسکو چاہے اون مین اور جگہہ دے اپنے پاس جسکو
چاہے اور جسکو جی چاہے تیرا اونمین سے جو کنارے کر دی تھین تو کچھ گناہ نہین تجھے پھر جو کوئی اپنے ذمے پر
اپنی بیبیونکا برابر رکھنا واجب نہ سمجھے بے شک اپنی ذات کو فرمان بردار مسلمانون کے گروہ سے نکالے
اور پیغمبر خدا کی برابری کرے منجملہ اونکے یہ ہی کہ رسول اللہ کی سب بیبیون کو اللہ تعالی نے سارے
مسلمانون کی مان کا خطاب دیا اسواسطے بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح حضرت کی بی بیون کا
سب مردون سے حرام ہوا کیونکہ دنیا مین یا کافر ہی یا مسلمان اگر کافر ہی عورت مسلمان کا نکاح کافر سے
درست نہین اور اگر مسلمان ہی تو اللہ نے حضرت کی بی بیون کو سب مسلمانون کی مان فرمایا اور مانکا نکاح

نبی بٹے سے جائز نہین اللہ تعالی نے حضرت کو اس خصوصیت سے ممتاز کیا پھر جو کوئی اپنی بیٹی یا بہن
یا ماں کو دوسرے نکاح کرنے سے روکے اوسنے گویا اوس عورت کو برابر حضرت کی بی بیون کے سمجھا
اور جو اللہ نے حضرت کی ذات مبارک کے واسطے خاص حکم فرمائے تھے اونمین اپنا دخل دیا فقط

تمّت

تنبیہ

بھائی مسلمانون قرآن اور حدیث سے نکاح ثانی کی تاکید اور خوبی خوب کھل چکی اب تمپر لازم ہی کہ سنت
قدیم کے رواج مین کمال ہی کوشش کرو اور اسکو سب کامون پر مقدم اور ضرور جانو تو دنیا
اور آخرت کی ذلت [illegible] سے بچو اور خدا اور رسول کے آگے محشر مین سرخرو ہو اور جو معاذ اللہ اس فعل
کو عیب جانوگے تو بیشک خسر الدنیا والاخرہ ہوگے اکثر عورتین ناواقف ہندؤن کے اختلاط سے
نکاح ثانی کو برا جانتی ہین سو مردونکو خصوصًا اونکے والیون کو ضرور ہی کہ یہ رسالہ اونکو سناوین اور اس
فعل خوب کی خوبی اور اوسکو برا جاننے کی برائی اچھی طرح سمجھادین تا وہ بیچاریان شعار کفار سے
باز آوین اور اتباع آل اطہار اور اقتدای اصحاب کبار کو قبول کرین اور دین و دنیا کی خیر و خوبی حاصل کرین
الہی امت مرحومہ کی سب عورتون اور مردونکو توحید کامل اور اتباع سنت سے آراستہ فرما اور دونون جہانکی
رسوائی سے اونکو بچا آمین ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار فقط

خاتمۃ الطبع الحمد للہ کہ یہ کتاب حسب الحکم جناب مدار المہام منشی جمال الدین خان صاحب بہادر دام اقبالہم واجلالہم
اوائل ماہ مبارک رمضان [illegible] ہجری مطبع نظامی واقع کانپور باہتمام امیدوار غفران محمد عبدالرحمن چھپکر طیار ہوئی

مہر و دستخط

صاحب مطبع کے اخیر مین اسواسطے ثبت ہوے کہ ناظرین یقین کر لین کہ یہ کتاب مطبع نظامی مین چھپی نہ غیر مین فقط

محمد روشن خان حنفی سنہ ۱۲۸۳
محمد عبدالرحمن بن حاجی

العبد
[illegible] بن حاجی محمد روشنخان حنفی بقلم خود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قطعہ فرض وضو

چار ہیں قرآن میں فرض وضو
سن لے تو ہی یار
پہلے چہرہ سب ہی پانی سے دھو
ہاتھ کہنی تک سبھی کو دھو
مسح سر کا پانوں ٹخنوں تک

نظم فرض نماز

فرض ہیں پہلے سنو سب پر تمام
فرض تحریمہ و ہیں پیش از قیام
جسم و جا و ستر پاک و وقت شام
قیام و قرأت رکوع و سجدہ ہیں
اور نیت کر ادا بالا تمام

پھر رکوع و سجدہ آخر کا قعود
پھر ارادہ سے نکلنا اے ودود